14 اپریل 2023ء

پاکستان کی معیشت اور مستقبل کے لائحہ عمل کے بارے میں سرمایہ کاروں سے گورنر اسٹیٹ بینک کا خطاب

گورنر بینک دولت پاکستان جناب جمیل احمد نے 13 اپریل 2023ء کو واشنگٹن ڈی سی میں بارکلیز کے زیر اہتمام 'پاکستان کی اقتصادی مشکلات اور مستقبل کا لائحہ عمل' کے موضوع پر منعقدہ تقریب میں کلیدی بین الاقوامی سرمایہ کاروں اور فنڈ منیجروں سے ملاقات کی۔ گورنر اسٹیٹ بینک نے شرکا کو پاکستان کو درپیش مسائل، اس کے پالیسی ردِ عمل اور ان مسائل سے نمٹنے کے لیے ملک کے مستقبل کے لائحہ عمل کے بارے میں بتایا۔ گورنر اسٹیٹ بینک نے شرکا کے سوالوں کے جوابات بھی دیے۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے وضاحت کی کہ پاکستان کی معیشت کو بلند مہنگائی اور بیرونی ادائیگیوں کے توازن کے دباؤ کا سامنا ہے، جن کا محرک بڑی حد تک نقصان دہ عالمی دھچکے اور ملکی پیش رفتیں ہوتی ہیں۔ عالمی منڈیوں میں اجناس کی قیمتیں اگرچہ اپنی وسط 2022ء کی بلند ترین سطح سے نیچے آچکی ہیں، تاہم پھر بھی یہ کووڈ سے پہلے کی سطح کے مقابلے میں خاصی بلند ہیں اور ملکی مہنگائی اور بیرونی کھاتے پر اثرانداز ہو رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عالمی مالی حالات سخت ہیں، جس کی وجہ سے پاکستان جیسی ابھرتی معیشتوں کے لیے بین الاقوامی مالی منڈیوں تک رسائی مشکل ہوگئی ہے۔ مذکورہ حالات کے نتیجے میں ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ پر دباؤ بڑھ گیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں جولائی تا اگست 2023ء میں آنے والے تباہ کن سیلاب نے ملک کی معاشی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے بیرونی کھاتے کی پوزیشن کے حوالے سے زور دیا کہ مارکیٹ کی پہلے کی توقعات کے برعکس پاکستان نے اپنی تمام مالی ذمہ داریاں بروقت پوری کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی قرضوں کی واپسی front loaded ہے، جبکہ رقوم کی آمد بتدریج ہو رہی ہے۔ دیگر کثیر فریقی ایجنسیوں کے پروگرام کے قرضے آئی ایم ایف کے جائزے کی تکمیل کے منتظر ہیں۔ اس عبوری مدت میں ملک کو مسلسل نئی فنانسنگ مل رہی ہے جبکہ اس کے علاوہ دوطرفہ شراکت داروں سے موجودہ قرضوں کو رول اوور بھی کیا جارہا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 3 فروری کو 2.9 ارب ڈالر کی کم سطح کو چھونے کے بعد 31 مارچ تک بحال ہو کر 4.2 ارب ڈالر تک پہنچ چکے ہیں۔

گورنر اسٹیٹ بینک جمیل احمد نے پاکستان کے پالیسی ردِ عمل پر بات کرتے ہوئے بتایا کہ اسٹیٹ بینک نے گذشتہ 18 ماہ میں پالیسی ریٹ کو 1400 بیسس پوائنٹس بڑھا کر 21 فیصد تک پہنچا دیا ہے۔ مہنگائی اور جاری کھاتے پر طلبی دباؤ کم کرنے کے دیگر اقدامات میں ضوابطی سختی بھی شامل ہے۔ مزید بر آں، گذشتہ چند ماہ میں شرح مبادلہ میں ردّوبدل ہوا ہے، جو ابھرتے ہوئے بیرونی عدم توازن کے خلاف پہلا خطِ دفاع بنا۔ انہوں نے بتایا کہ مالیاتی اعتبار سے حکومت مالیاتی سکڑاؤ کی پالیسی پر کاربند ہے۔ سیلاب سے متعلقہ بحالی اور تعمیر نو کے اخراجات کے باوجود جولائی تا جنوری مالی سال 23ء میں مالیاتی خسارہ گذشتہ برس کی نسبت کم ہے۔ مزید بر آں، گذشتہ سال کے خسارے کی نسبت امسال بنیادی توازن اب تک فاضل ہے۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے بتایا کہ ملک معاشی استحکام کے حصول کی جانب گامزن ہے کیونکہ معیشت پر پالیسی اقدامات کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہوگئے ہیں۔ جاری کھاتے کا خسارہ گھٹ گیا ہے اور زرِ مبادلہ کے ذخائر، گو کہ پست سطح پر ہیں، بڑھ رہے ہیں۔ اگرچہ مہنگائی فی الوقت بلند ہے، تاہم آئندہ چند ماہ کے دوران اس میں کمی کی توقع ہے۔ نیز آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی سے بیرونی مالکاری سے متعلق غیر یقینی بھی ختم ہوجائے گی۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے واضح کیا کہ ملک نے اصلاحاتی اقدامات کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔ جن میں مرکزی بینک کی آپریشنل خود مختاری کو مضبوط بنانا؛ حکومت کے مرکزی بینک سے قرض لینے کی ممانعت؛ اے ایم ایل / سی ایف ٹی سے متعلق ضوابطی اقدامات؛ اور معیشت میں ڈیجیٹلائزیشن کو بڑھانے کے اقدامات شامل ہیں۔ ان اقدامات نے بہت سی ساختی کمزوریوں کو دور کیا ہے اور ایک بار جب ملک موجودہ چیلنجوں سے نمٹ لے گا تو معیشت کو تیزی سے ترقی کرنے کا موقع ملے گا۔

اپنے اختتامی کلمات میں گورنر نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان کی معیشت شدید دھچکوں سے گزرنے کے بعد ہمیشہ مضبوطی سے بحال ہوئی ہے۔ ہم نے 2005ء کے تباہ کن زلزلے؛ 2010ء کے سیلاب؛ اور حال ہی میں کووڈ 19 کے بعد اس کا مشاہدہ کیا۔ بے شک اس بار ہمیں ایک نہیں بلکہ متعدد ملکی اور عالمی دھچکوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ لیکن ہم موجودہ چیلنجوں سے بھی مضبوطی سے نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔